Dr.Humaira Ishfaq as a Prose Writer

حمیرا اشفاق بحیثیت نثر نگار

Ayesha Nishat*[1]
M.Phil Scholar, Department of Urdu, Government College Women University, Faisalabad.
Dr. Rukhsana Bibi *[2]
Assistant Professor, Department of Urdu, Government College Women University Faisalabad.

عائشہ نشاط☆[1]
ایم فل سکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر رخسانہ بی بی☆[2]
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

Correspondance: rukhsanabaloch@gcwuf.edu.pk

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 26-01-2026
Accepted:27-03-2026
Online:31-03-2026

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: Dr. Humera Ashfaq, an Assistant Professor at the International Islamic University Islamabad, is a prominent Pakistani Urdu prose writer, critic and scholar whose work is deeply engaged with modernism, feminism and social realities. As a contemporary novelist, her fiction is informed by modernist themes and shaped by influences of international literary traditions; and she tends to adopt a French narrative style in her own writing.Her creative bibliography includes her short story collection “Qatboon Kay Darmiyan” and her debut novel “Mee Sozam,” both published by the famous Sang-e-Meel Publishers, Lahore. The philosophy of prose by Ashfaq is that literature is an authentic reference for retrieving history and an interpreter of life. She sees autobiography (Aap Beeti) not only as a personal account but as a reflection of the political and emotional state of the world in general .Her critical writing often focuses on literary and technical critique rather than

popular opinion, such as her defence of Bano Qudsia as a female writer against criticism on social media. She is a proponent of structural reform in Urdu, such as a gender-neutral dictionary and revision of gender-biased terms. She presents literature as a driver towards intellectual and social change in her involvement in academic and international forums like Sustainable Development Conferences to address issues of injustice, human rights, and freedom of expression. Her writings successfully bridge creative literature and scholarly discussion.

KEYWORDS: Humaira Ishfaque, Prose, Literature, Acadimia, Research, Creativity, Criticism.

نثر اردو ادب کی ایسی صنف ہے جو فکر اور شعور کی ترجمانی یا عکاسی کرتی ہے۔ یہ اظہار کا ایسا وسیلہ ہے جس میں خیالات مربوط، واضح اور منطقی انداز میں بیان کیے جاتے ہیں۔ شاعری کے برعکس نثر میں جذباتی رنگ کی بجائے حقیقت پسندی، بیان کی سادگی اور دلیل کو زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے نثر کو علمی، اصلاحی ادب اور فکری بنیادی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس میں معاشرتی مسائل، انسانی رویوں اور فکری رجحانات کو براہ راست بیان کیا جا سکتا ہے۔ اردو ادب میں نثر نے ہمیشہ ایک مضبوط اور نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ نثر کے ذریعے ادیب اپنے خیالات کو بڑی آسانی سے وسیع حلقہ قارئین تک پہنچاتے ہیں۔

جدید اردو نثر میں خواتین قلم کاروں کا کردار بہت اہم اور قابل ذکر ہے۔ انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے نہ صرف ادب کو نئی سمتیں دی ہیں بلکہ معاشرتی مسائل، خواتین کے معاشی اور سماجی حقوق اور فکری شعور کو بھی اجاگر کیا ہے۔ جن نثر نگار خواتین نے اپنے منفرد انداز اور احساس موضوعات کے انتخاب سے اردو نثر کے دائرے کو وسعت بخشی ہے، ان کی تحریروں میں حقیقت پسندی، جذبات کی گہرائی اور اصلاحی پہلو نمایاں ہوتا ہے جو جدید اردو ادب کو مزید مضبوط اور بامقصد بناتے ہیں۔

ڈاکٹر حمیرا اشفاق ایک سنجیدہ اور فکری طور پر باشعور نثر نگار کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ ان کی تحریروں میں فکری پختگی اور موضوعات کی سنجیدگی نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ وہ اپنے خیالات کو نہایت سادہ مگر اثر انگیز انداز میں بیان کرتی ہیں۔

جس سے قاری ان کے پیغام اور خیالات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ ان کی نثر میں معاشرتی شعور، حقیقت پسندی اور اصلاحی سوچ نمایاں طور پر جھلکتی ہے جو انہیں جدید اردو نثر میں منفرد مقام عطا کرتی ہے۔ڈاکٹر حمیرا اشفاق کے افسانوی مجموعہ "کتبوں کے درمیان" کی تقریبِ رونمائی کے موقع پر نامور شاعرہ اور ادیب کشور ناہید نے ان الفاظ میں اظہار خیال کیا:

"جس طرح سے معاشرتی مسائل کو افسانوی شکل میں پیش کیا گیا ہے اس سے مصنفہ کی پختگی کا پتہ چلتا ہے۔"(۱)

اکیسویں صدی میں اردو ادب کے حوالے سے ڈاکٹر حمیرا اشفاق کا نام ایک نمایاں اور معتبر حیثیت کا حامل ہے۔ انہوں نے ادب کی دنیا میں سفر کا آغاز کیا تو سب سے پہلے تنقیدی کتب تحریر کیں۔ اس کے بعد تحقیقی ناول نگاری اور افسانہ نگاری کی طرف متوجہ ہوئیں۔ ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے اپنے افسانوں کو صرف محدود زاویے سے تشکیل نہیں دیا کیونکہ ڈاکٹر صاحبہ کا تجربہ پاکستانی معاشرے تک محدود نہیں بلکہ وہ لندن اور چین تک سفر اختیار کرتی رہی ہیں۔ انہوں نے مختلف معاشروں اور تہذیبوں کو بہت قریب سے دیکھا اور سمجھا ہے۔

ڈاکٹر حمیرا اشفاق ایک اہم افسانہ نگار، ناول نگار، ادبی تخلیق کار، نقاد اور اردو زبان ادب میں تدریس کے شعبوں میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ ۱۹۸۱ء میں گاؤں پل مگسیاوال میں پیدا ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحبہ کا تعلق ایک ادبی گھرانے سے تھا۔ ادب کے ساتھ خاص شغف ان کو اپنے خاندان کے ادبی ہونے کی وجہ سے حاصل ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحبہ اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ ماسٹر اور ایم فل میں گولڈ میڈلسٹ ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے P.H.D اور پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلو بھی کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ بہت ہی محنتی خاتون ہیں۔ ڈاکٹر حمیرا اشفاق ایک مثالی شخصیت کی حامل خاتون ہیں۔ وہ نہایت ہی عاجز اور خلوص سے بھرپور انسان ہیں۔ ڈاکٹر حمیرا اشفاق کو افسانے پڑھنا اور تحریر کرنے کا شوق ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ کو کہانیاں لکھنا بہت پسند ہے۔ محمد حمید شاہد نے اس بات کی عکاسی بڑی خوبصورتی سے کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"حمیرا اشفاق کے افسانے پڑھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ انہیں لکھنے والی محض افسانہ نگار کہلوانے کے شوق میں اس میدان میں قدم نہیں رکھا۔ جی کچھ ایسا تھا جو علم و ادب کی دنیا کے اس جانے پہچانے نام کو بے قرار رکھے ہوئے تھا اور کچھ جو وہ کہانی کے آہنگ ہی میں کہہ سکتی تھیں۔"(۲)

ڈاکٹر حمیرا اشفاق کے تحقیقی اور تنقیدی مضامین کے علاوہ اب تک ایک ناول "می سوزم" اور ایک افسانوی مجموعہ "کتبوں کے درمیان" سامنے آیا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ کا کہنا ہے کہ اب تک ان کے پاس بہت سی کہانیاں لکھی ہوئی پڑھی ہیں، جلد ہی وہ ان کو شائع کروائیں گی۔ ان کا ایک اور افسانوی مجموعہ "کہانی کا دکھ" منظر عام پر آنے والا ہے۔

انسانوں کی بے بسی، سیاسی اتار چڑھاؤ، خواتین کے مسائل، اخلاقی پستی، مشینی دور کے منفی اثرات، عورتوں کا استحصال مختصر ہر وہ مسئلہ جو انسانی زندگی سے جڑا ہوا ہے، ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے ان مسائل کو بڑی گہرائی سے محسوس کیا ہے۔ناول می سوزم میں اخلاقی زوال پذیری پر اقتباس:

> "حارث نے کمر بند سے اٹکے طلائی دستے والے تیز دھار خنجر سے رابعہ کے دونوں ہاتھوں کی نسیں کاٹ دیں۔۔۔۔ یہ لو تمہارے لکھنے کا انتظام ہو گیا ہے۔"(۳)

ڈاکٹر حمیرا اشفاق ہمہ جہت شخصیت کی مالک خاتون ہیں۔ وہ ادبی تخلیقات میں مختلف موضوعات پر کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ڈاکٹر حمیرا اشفاق جدید مسائل پر گہری بصیرت رکھتی ہیں جس کی جھلک نمایاں طور پر ان کی تحریروں میں جلوہ گر ہوئی ہے۔ وہ اپنے عہد کے سماجی، معاشرتی اور فکری مسائل کو نہایت باریکی سے سمجھتی ہیں اور انہیں مؤثر انداز میں اپنی تحریروں میں پیش کرتی ہیں۔ ان کی نثر میں موجودہ دور کے مسائل کا شعوری ادراک اور حقیقت پسندانہ تجربہ شامل ہوتا ہے جو قاری کو نہ صرف حالات سے آگاہی فراہم کرتا ہے بلکہ سوچنے پر بھی آمادہ کرتا ہے۔یہی خصوصیت ان کی تحریروں کو بامقصد اور عہد حاضر سے مطابقت عطا کرتی ہے۔

ڈاکٹر حمیرا اشفاق کا ناول "می سوزم" ان کا ایک منفرد تخلیقی کارنامہ ہے۔ناول می سوزم میں ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے ہزار سال پرانی تہذیب کو موضوع بنایا ہے۔ناول کا مرکزی کردار سوختہ اختر شاعرہ ہے جو زندگی کی آزمائشوں سے گزر کر شعور اور آگاہی کی نئی منزل تک پہنچتی ہے۔یہ اس بیٹی کی کہانی ہے جسے سب سے پہلے ظالمانہ روایت کا شکار بننا پڑا۔ جس کے تحت عورت پر ناجائز تعلق کا الزام لگا کر اسے قتل کر دیا جاتا ہے۔ناول می سوزم میں ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے بلوچستان کی تاریخ اور رسوم و رواج کے تناظر میں ایک مجبور شہزادی کی داستان کو پیش کیا ہے۔ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے ناول میں ظالمانہ رسم و رواج، معاشرتی بدحالی، جنگی ماحول، معاشی جبر، معاشی استحصال اور خصوصاً خواتین پر ہونے والے ظلم و جبر کو نمایاں کیا ہے۔ڈاکٹر صاحبہ نے عورت کی سماجی حیثیت، اس کے جذبات اور نسوانی شغف کو بھی نہایت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ غریب طبقے کے استحصال کو بھی زیر موضوع بنایا ہے۔ناول می سوزم میں ان تمام تلخ حقیقتوں کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔

اس حوالے سے ڈاکٹر حمیرا اشفاق ناول "می سوزم" کے کردار وفا خان کے ذریعے یوں عکاسی کرتی ہیں:

> "وفا خان جو اپنی طاقت کی وجہ سے شہر بھر میں شہرت کا حامل تھا، اس وقت حارث کے سامنے بالکل خاموش ایک بے بس انسان تھا جو اپنے باپ کی

موت کی نہ وجہ جان سکتا تھا نہ ہی وہ مقام جہاں اس کے والد کو قتل کیا گیا۔"(۴)

مصنفہ ناول میں اس معاشرے کی عکاسی کرتی ہیں جہاں مرد کے مقابلے میں عورت کو ہمیشہ کمزور سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ اپنے ناول میں یہ دکھاتی ہیں کہ چاہے قدیم نظام ہو یا پھر موجودہ جمہوری نظام، معاشرے میں آج بھی عورت ناانصافی، محرومی اور جبر کا شکار دکھائی دیتی ہے۔ ناول اس حقیقت کو سامنے لاتا ہے کہ خواتین کے حقوق، مقام اور شناخت کا مسئلہ آج بھی حل طلب ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ کی یہ تخلیق محض ادب نہیں بلکہ ایک طاقتور سماجی آواز ہے۔

ڈاکٹر حمیرا اشفاق کے افسانوی مجموعہ "کتبوں کے درمیان" میں جتنے بھی افسانے شامل ہیں وہ تمام معاشرتی رویوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس لیے ان کو صرف ایک اچھی افسانہ نگار کہنا کافی نہیں بلکہ وہ بے جان سماجی رویوں کو محسوس کروانے کے لیے ہر حساس دل کے اندر ایک پکار کی صورت میں سنائی دیتی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ سماجی مسائل کو اجاگر کیا ہے لیکن ان کی تمام کہانیوں میں موجود درد وہی لوگ پوری طرح سمجھ سکتے ہیں جو خود اس درد کے قریب تر ہوں کیونکہ رضائی میں لیٹے شخص کو اس وقت تک سردی کی شدت محسوس نہیں ہوتی ہے جب تک وہ ٹھنڈی زمین پر خود سخت سردی میں بغیر رضائی کے نہ سوئے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے خود لکھا ہے:

"اس مجموعے میں کچھ کہانیاں ایسی ہیں جو آسائشوں میں پلنے والے افراد کے لیے بہت فرسودہ ہیں کیونکہ ٹھنڈی گاڑی میں بیٹھ کر اینٹیں ڈھونے والے مزدور کے دکھ کو محسوس کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔"(۵)

ان کے افسانوی مجموعہ "کتبوں کے درمیان" کی تقریب رونمائی کے موقع پر ایک معروف نقاد اور ادیب حمید شاہد نے کچھ اس طرح تبصرہ کیا:

"کتاب کے ہر افسانے کا ایک الگ پیغام ہے جو معاشرے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔۔۔ خواتین کے تناظر میں معاشرتی حقائق کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔"(۶)

ڈاکٹر حمیرا اشفاق بحیثیت نثر نگار ایک سنجیدہ، باوقار اور باشعور ادیبہ کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ ان کی نثر میں سادگی، روانی، فکری گہرائی اور حقیقت نگاری کا خوبصورت امتزاج پایا جاتا ہے جو قاری پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ڈاکٹر حمیرا اشفاق جدید اردو نثر میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ ان کی ادبی خدمات اردو ادب کے لیے نہایت مؤثر اور قیمتی سرمایہ ہے۔

حوالہ جات

1۔ کشور ناہید، تقریب رونمائی، ادارہ برائے پائیدار ترقی، اسلام آباد، ۲۸ اکتوبر ۲۰۱۹ء، ۲۲:۳۷

2۔ حمید شاہد، تقریب رونمائی، ادارہ برائے پائیدار ترقی، اسلام آباد، ۲۸ اکتوبر ۲۰۱۹ء، ۲۳:۱۵

3۔ حمیرا اشفاق، ڈاکٹر، ناول می سوزم، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۲۱ء، ص: ۲۰۵

4۔ ایضاً، ص: ۷۱

5۔ حمیرا اشفاق، ڈاکٹر، کتبوں کے درمیان، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۹ء، ص: ۱۴

6۔ حمید شاہد، تقریب رونمائی، ادارہ برائے پائیدار ترقی، اسلام آباد، ۲۸ اکتوبر ۲۰۱۹ء، ۲۳:00

References:

1. Kishwar Naheed, Taqreeb-e-Ronumai, Idara baraye Paidar Taraqqi, Islamabad, 28 October 2019, 22:37.
2. Hameed Shahid, Taqreeb-e-Ronumai, Idara baraye Paidar Taraqqi, Islamabad, 28 October 2019, 23:15.
3. Dr. Humaira Ashfaq, Novel May Sozam, Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2021, p. 205.
4. Ibid. (Aizan), p. 71.
5. Dr. Humaira Ashfaq, Kitbon ke Darmiyan, Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2019, p. 14.
6. Hameed Shahid, Taqreeb-e-Ronumai, Idara baraye Paidar Taraqqi, Islamabad, 28 October 2019, 23:00.